سوال

(127) اسلام کا فرقوں اور پارٹیوں کے متعلق نظریہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پارٹیوں کے متعلق اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟ کیا اسلام میں اس قسم کی پارٹیوں بنانا جائز ہے جیسے حزب التحریر (آزادی کی پارٹی یا لبریشن فرنٹ) 'الاخوان المسلمون کی پارٹی وغیرہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کیلئے جائز نہیں کہ دین میں ایسے فرقے اور پارٹیاں بنائی جائیں جو ایک دوسرے کو برا بھلا کہتی رہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس افتراق سے منع فرمایا ہے۔ اس افتراق کو پیدا کرنے والے اور اس کے پیچھے چلنے والے کی مذمت کی ہے اور ایسی حرکت کرنے والوں کو عذاب عظیم سے ڈرایا ہے نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (آل عمران ۳ ۱۰۳۔۱۰۵)

''تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑلو اور متفرق نہ ہوجاؤ اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اسکی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حک کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جو متفرق ہوگئے اور انہوں نے اختلاف کیا، اس چیز کے بعد کہ ان کے پاس واضح ہدایات آچکی تھیں۔ ان ہی لوگوں کےلئے بڑا عذاب ہے۔''

اور فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (الانعام ۶ ۱۵۹۔۱۶۰)

''جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور (مختلف) پارٹیاں بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ پھر وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے تھے۔ جو نیکی لے کر آیا تو اس کے لئے اس کا دس گناہ (اجر و ثواب) ہے اور جو برائی لے کر آیا، اسے صرف اس کے برابر ہی بدلہ (گناہ اور عذاب) ملے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اور یہ حدیث ثابت ہے کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَاتَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)

''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنی کاٹنے لگو۔''

افتراق کی مذمت میں اور بھی بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں۔

اگر مسلمانوں کے حکمران نے انہیں اس انداز سے منظم کیا ہو کہ زندگی کے مختلف اعمال اور دینی و دنیوی معاملات ان کے درمیان تقسیم کردیئے ہوں تاکہ ہر شخص دین یا دنیا کے کسی پہلو سے متعلق اپنا فرض ادا کرے تو یہ درست ہے۔ بلکہ یہ مسلمانوں کے حکمران کا فرض ہے کہ (تقسیم کار کے اصول پر) رعایا پر مختلف اقسام کے دینی اور دنیوی فرائض تقسیم کردے۔ مثلاً ایک جماعت کو علم حدیث کی خدمت کیلئے مقرر کرے وہ اسے دوسروں تک پہنچانے، مدون کرنے اور صحیح وضعیف احادیث کی پہچان وغیرہ کا کام کرے، دوسری جماعت فقہ کی تدوین اور تعلیم و تعلم میں مشغول ہوجائے، تیسری جماعت عربی زبان گرائمر اور زبان ادبی' بلاغت اور اس کے علمی اسرار کو ظاہر کرنے کی خدمات انجام دے، چوتھی جماعت جہاد کرے، مسلمانوں کی سرزمین کی حفاظت کرے، مزید علاقے فتح کرے اور اسلام کی نشر واشاعت میں پائی جانے والی رکاوٹوں کو دور کرے، ایک اور جماعت صنعتی اور زرعی پیداوار اور تجارت کے فرائض انجام دے۔ اسی طرح دوسرے کام بھی کئے جائیں تو اس قسم کی تقسیم زندگی کی ضرورت ہے، اس کے غیر امت کا نظام قائم رہ سکتا ہے نہ اس کے بغیر اسلام کی حفاظت اور نشر واشاعت ہوسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سب لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے عمل پیرا رہیں، ان سب کا ہدف ایک ہو، اسلام کی تائید و نصرت۔ اس کے دفاع اور خوشحال زندگی کے وسائل کے حصول کیلئے ایک دوسرے سے تعاون کریں، سب کے سب اسلام زیر سایہ، اس کے جھنڈے تلے اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ پر چلتے رہیں، گمراہ کن راستوں پر چلنے سے اجتناب کریں اور ہلاک ہونے ولے فرقوں سے بچ کر رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (الانعام ٦ ١٥٣)

''اور یہ میرا راستہ ہے بالکل سیدھا، تو اس کی پیروی کرو اور (دوسری) راہوں کی پیروی نہ کرو (ورنہ) وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کردیں گی اور اس نے تمہیں یہ نصیحت کی ہے تاکہ تم بچ جاؤ۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 140